سوال

(251) کیا اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّومِ فجر کی پہلی اذان میں کہا جائے گا یا دوسری میں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ’اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّومِ‘ فجر کی پہلی اذان میں کہا جائے گا یا دوسری میں؟ ہمارے ہاں فجر کی اذان میں یہ کلمات کہے جاتے ہیں۔ اصل مسئلہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

’اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّومِ‘ کا تعلق فجر کی پہلی اذان سے ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے :

’کَانَ فِی الأَذَانِ الاَوَّلِ بَعدَ الفَلَاحِ ، اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّومِ مَرَّتَینِ ‘السنن الکبرٰی للبیہقی، بابُ التَّثوِیبِ فِی أَذَانِ الصُّبحِ، رقم :١٩٨٦، شرح مشکل الآثار، رقم : ٦٠٨٢

’’پہلی اذان میں ’حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ، کے بعد دو مرتبہ ’اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّومِ ‘کہا جاتا تھا۔‘‘

’’شرح المعانی الآثار للطحاوی‘‘ (ج:١، ص:٨٢، رقم: ٨٤٠) میں ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

ابوداؤد اور نسائی وغیرہ میں ہے :

’وَإِذَا أَذَّنتَ بِالاَوَّلِ مِنَ الصُّبحِ فَقُل : اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ ۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّومِ ۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّومِ ۔‘

’’جب تم فجر کی پہلی اذان کہو، تو کہو : ’اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّومِ‘ ۔‘‘

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! تمام المنتہ، ص: ١٤٦۔ ١٤٧۔

یاد رہے کہ پہلی اذان، دوسری اذان سے تقریباً پندرہ بیس منٹ پہلے ہونی چاہیے۔ زیادہ نہیں۔ شریعت میں تہجد یا سحری کی اذان ثابت نہیں۔ صبح کی پہلی اذان کا تعلق بھی من وجہ فجر سے ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :231

محدث فتویٰ